بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

از افادات: متکلمِ اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مذہب اہل السنت والجماعت احناف:

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے۔(الھدایہ ج1 ص 100،101)

مذہب غیر مقلدین:

نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا سنت ہے۔(نماز نبوی للالبانی ص77، بارہ مسائل از عبد الرحمن خلیق ص52)

اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے سے نماز نہیں ہوتی۔(قول حق از مولوی محمد حنیف فرید کوٹی ص21 بحوالہ مجموعہ رسائل ج1 ص325)

فائدہ:

اہل السنت والجماعت احناف کے ہاں ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر، انگوٹھے اور چھنگلیا سے بائیں ہاتھ کے گٹے کو پکڑتے ہوئے تین انگلیاں کلائی پر بچھا کر ناف کے نیچے رکھتے ہیں۔ کتاب الآثار میں ہے:

قال محمد: و یضع بطن کفه الایمن علی رسغه الایسر تحت السرة فیکون الرسغ فی وسط الکف۔ [کتاب الآثار بروایۃ محمد ص24 رقم120]

وقال العینی: واستحسن کثیر من مشایخنا...... بأن یضع باطن کفه الیمنی علی کفه الیسری ویحلق بالخنصر والإبهام علی الرسغ۔ [عمدۃ القاری: ج4 ص389]

یہ موقف ان دلائل سے ثابت ہے:

1: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ۔

(صحیح البخاری ج1 ص102 باب وضع الیمنی علی الیسریٰ)

2: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی الله عنه قَالَ: لَاَ نْظُرَنَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم كَيْفَ يُصَلِّيْ؟ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا اُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ۔

(صحیح ابن حبان: ص577 رقم الحدیث1860، سنن النسائی: ج1 ص141، سنن ابی داؤد ج1 ص112 باب تفریع استفتاح الصلوٰۃ)

3: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم قَالَ اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْبِيَاءِ اُمِرْنَا اَنْ نُؤَخِّرَ سُحُوْرَنَا وَنُعَجِّلَ فِطْرَنَا وَاَنْ نُمْسِكَ بِاَيْمَانِنَا عَلٰى شَمَائِلِنَا فِيْ صَلٰوتِنَا۔ (صحیح ابن حبان ص554.555 ذکر الاخبار عما یستحب للمرء، رقم الحدیث1770)

4: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی الله عنه قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلی الله علیه وسلم وَضَعَ يَمِيْنَهُ عَلٰى شِمَالِهِ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج3 ص322،321، وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث 3959)

دلائل اہل السنت والجماعت

قرآن مع التفسیر:

روی الامام الحافظ ابو بکر الاثرم قال حدثنا ابو الولید الطیالسی قال حدثنا حماد بن سلمة عن عاصم الجحدری عن عقبة بن صبهان سمع علیا یقول فی قول الله عزوجل ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ قال: وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ تحت السرة۔

(سنن الاثرم بحوالہ التمہید لابن عبد البر: ج8 ص164)

توثیق رواۃ:

1:امام ابو بکر الاثرم احمد بن محمد بن ہانی (م 273ھ): ثقة، حافظ، له تصانیف• (تقریب التہذیب ص 122 رقم الترجمہ 103)

2:امام ابو الولید ہشام بن عبد الملک الباہلی الطیالسی (م 227ھ): آپ صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ " ثقة، ثبت"

(تقریب التہذیب ص 603، رقم الترجمہ 7301)

3:حماد بن سلمہ (م 167ھ): آپ صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے راوی ہیں۔ "شیخ الاسلام الحافظ صاحب السنة"

(تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 151، رقم الترجمہ 197)

4:امام عاصم الجحدری (م 129ھ): ثقة• (الجرح والتعدیل للرازی ج 6 ص؛ 456، رقم الترجمہ 11176)

5:امام عقبہ بن صہبان (م 75ھ او 82ھ): آپ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے راوی ہیں۔ " ثقة "• (تقریب التہذیب ص 425)

6:سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ: صحابی رسول و داماد رسول ہیں۔

7:امام ابن عبد البر المالکی (م 463ھ) آپ مشہور مالکی امام ہیں۔ " شیخ الاسلام حافظ المغرب " (تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص 217)

تو یہ روایت "ثقة عن ثقة" سے مروی ہے۔ لہذا اصول کی رو سے یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔

اعتراض:

امام ابن عبد البر کی ولادت تقریباً سن 370 ہجری میں ہے اور امام ابو بکر الاثرم کی وفات سن 273 ہجری میں ہے، دونوں کے درمیان تقریباً 100 سال کا فاصلہ ہے تو یہ روایت منقطع ہوئی، لہذا حجت نہیں؟

جواب:

اولاً...... امام ابن عبد البر نے یہ روایت امام ابو بکر الاثرم کی کتاب سے نقل کی ہے اس کے لئے اتصال ضروری نہیں جس طرح آج کوئی شخص صحیح البخاری سے دیکھ کر روایت ذکر کرے۔

ثانیاً...... امام ابن عبد البر نے اپنی کتاب "التمہید" میں کئی مقامات پر امام ابو بکر الاثرم تک سند کو ذکر فرمایا ہے۔ مثلا ایک مقام پر آپ فرماتے ہیں:

اخبر نی عبد الله ابن محمد یحیی قال حدثنا عبد الحمید ابن احمد البغدادی قال حدثنا الخضر بن داؤد قال حدثنا ابو بکر الاثرم الخ

(التمہید لابن عبد البر: ج 1 ص 78)

تو امام ابن عبد البر سے لے کر امام ابو بکر الاثرم تک سند کا اتصال بھی موجود ہے۔ لہذا یہ روایت بالکل صحیح ہے۔

احادیث مرفوعہ:

حدیث نمبر 1:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلاَةِ تَحْتَ السُّرَّةِ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3 ص 321، 322، وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث 3959)

اعتراض:

اس روایت میں تحت السرہ کا لفظ مدرج ہے، احناف نے خود یہ لفظ بڑھایا ہے ابن ابی شیبہ کے کئی نسخوں میں یہ لفظ نہیں۔

جواب:

تحت السرہ کا لفظ کئی نسخوں میں موجود ہے۔

1: نسخہ امام قاسم بن قطلوبغا الحنفی (درہم الصرہ ص82)

2: نسخہ شیخ محمد اکرم نصرپوری (درہم الصرہ ص82)

3: نسخہ شیخ عبد القادر مفتی مکہ مکرمہ (درہم الصرہ ص82)

4: نسخہ شیخ عابد سندھی: اس کا عکس مصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق عوامہ ج3 میں موجود ہے۔

5: نسخہ قبہ محمودیہ (در الغرۃ ص24 بحوالہ تجلیات ج4 ص4)

6: امام محمد ہاشم سندھی فرماتے ہیں:

منہا لفظة "تحت السرة" وقد وجدت هی فی ثلاث نسخ من مصنف ابی بکر بن ابی شیبة (ترصیع الدرۃ ص4 و مصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق عوامہ)

ترجمہ: ان میں ایک لفظ "تحت السرۃ" ہے، میں نے خود یہ لفظ مصنف ابن ابی شیبہ کے تین نسخوں میں پایا ہے۔

7: شیخ محمد عوامہ کی زیر نگرانی مدینہ منورہ سے 26 جلدوں میں طبع ہونے والی مصنف ابن ابی شیبہ میں "تحت السرۃ" کے الفاظ موجود ہیں۔

(دیکھیے مصنف ابن ابی شیبۃ: ج3 ص320 تا 322)

8: نسخہ شیخ محمد مرتضیٰ الزبیدی: اس کا عکس ملاحظہ ہو مصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق عوامہ ج3

9: نسخہ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ فیصل آباد: (ج1 ص427 رقم 6 باب وضع الیمین علی الشمال)

لہذا "تحت السرۃ" کا لفظ مدرج نہیں بلکہ ابن ابی شیبہ کے اکثر نسخوں میں ثابت ہے۔

حدیث نمبر 2:

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَاءِ- صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ- تَعْجِيْلُ الْاِفْطَارِ وَ تَاخِيْرُ السُّحُوْرِ وَوَضَعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

(مسند زید بن علی ص:204، 205، باب الافطار)

فائدہ: یہ سند اہل بیت کی سند ہے۔

حدیث نمبر 3:

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ السُّوَائِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ وَضْعُ الْأَيْدِي عَلَى الْأَيْدِي تَحْتَ السُّرَرِ۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج3 ص324، وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث 3966)

فائدہ: صحابی جب "سنت" کا لفظ مطلق بولے تو مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہوتی ہے۔ تصریحات ملاحظہ ہوں:

1: قال ابن الصلاح: وهكذا قول الصحابی: (من السنة كذا) فالأصح أنه مسند مرفوع لأن الظاهر أنه لا يريد به إلا سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ (مقدمۃ ابن الصلاح: ص28)

2: قال الشافعی رضی الله عنه: واصحاب النبی صلى الله عليه وسلم لا يقولون بالسنةِ والحقِّ الا لسُنةِ رسولِ لله صلى الله عليه وسلم۔ (کتاب الام ج1 ص479)

3: وقال العینی: قول علی (ان من السنة) هذا اللفظ يدخل فی المرفوع عندهم وقال أبو عمر فی التفصی واعلم أن الصحابی إذا

أطلق اسم السنة فالمراد به سنة النبی صلی الله علیه وسلم۔ (عمدة القاری ج4 ص389)

4: قال جمال الدین الزیلعی: وَاعۡلَمۡ أَنَّ لَفۡظَةَ السُّنَّةِ یَدۡخُلُ فِی الۡمَرۡفُوعِ عِنۡدَهُم (نصب الرایۃ: ج1 ص393)

5: مبشر احمد ربانی غیر مقلد لکھتے ہیں: اور یہ بات اصول حدیث میں واضح ہے کہ جب صحابی کسی امر کے بارے میں کہے کہ یہ سنت ہے تو اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی ہوتی ہے۔(آپ کے مسائل اور ان کا حل ج2 ص142)

شبہ:

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک راوی عبد الرحمن بن اسحاق الکوفی ہے جو کہ ضعیف ہے۔

جواب نمبر1:

محدثین کا اصول ہے کہ اگر کسی حدیث سے مجتہد استدلال کرلے وہ حدیث صحیح شمار ہوتی ہے:

1: علامہ ابن الہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

المجتهد اذا استدل بحدیث كان تصحیحاً له۔ (التحریر لابن الہمام بحوالہ رد المحتار: ج7 ص83)

2: علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقد احتج بهذا الحدیث احمد وابن المنذر وفی جزمهما بذالك دلیل علی صحته عندهما۔

(التلخیص الحبیر لابن حجر، ج2، ص143 تحت رقم الحدیث 807)

3: محدث وفقیہ علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فی جزم كل مجتهد بحدیث دلیل علی صحته عنده۔ (قواعد فی علوم الحدیث، ص58)

اس اصول کے تحت درج ذیل ائمہ نے اس روایت سے استدلال کیا ہے جو دلیل ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔

1: امام اسحاق بن راہویہ م238ھ (الاوسط لابن المنذر ج3 ص94)

2: امام احمد بن حنبل م241ھ (مسائل احمد بروایۃ ابی داود ص31)

3: امام ابو جعفر الطحاوی م321ھ (احکام القرآن للطحاوی ج1 ص187)

4: امام ابو بکر الجصاص الرازی م370ھ (احکام القرآن ج3 ص476)

5: امام ابو الحسین القدوری م428ھ (التجرید للقدوری ج1 ص479)

6: امام ابو بکر السرخسی م490ھ (المبسوط للسرخسی ج1 ص24)

7: امام ابو بکر الکاسانی م578ھ (بدائع الصنائع ج1 ص469)

8: امام المرغینانی م593ھ (الہدایہ ج1 ص86)

9: علامہ ضیاء الدین المقدسی م643ھ (الاحادیث المختارہ ج3 ص387،386)

10: امام ابو محمد المنبجی م686ھ (اللباب فی الجمع بین السنۃ والکتاب: ج1 ص247)

11: علامہ ابن القیم م751ھ (بدائع الفوائد: ج3 ص73)

جواب نمبر2:

زبیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں: روایت کی تصحیح و تحسین اس کے ہر ہر راوی کی توثیق ہوتی ہے۔(مقدمہ جزء رفع یدین: ص14 مترجم)

ہم ان محدثین وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے ان احادیث کو "صحیح" یا "حسن" کہا ہے جن میں راوی مذکور عبد الرحمن بن اسحاق

ہے، تو مذکورہ قاعدہ کی رو سے یہ اس راوی کی توثیق ہو گی۔

1: امام ترمذی: حسن (جامع الترمذی رقم 3563)

2: امام حاکم: صحیح الاسناد (مستدرک حاکم رقم 1973 کتاب الدعاء والتکبیر)

3: امام ذہبی: صحیح الاسناد (مستدرک حاکم رقم 1973 کتاب الدعاء والتکبیر)

4: امام ضیاء الدین مقدسی: اخرج عنه (الاحادیث المختارہ ج 3 ص 387، 386)

تنبیہ: علی زئی صاحب کے نزدیک ضیاء مقدسی کا کسی حدیث کی تخریج کرنا اس حدیث کی صحت کی دلیل ہے۔ (تعداد رکعت قیام رمضان ص 23)

5: ناصر الدین البانی غیر مقلد: حسن (جامع الترمذی رقم 3563، باحکام الالبانی)

6: خود زبیر علی زئی نے عبد الرحمٰن بن اسحاق کی ایک روایت کو "حسن" کہا ہے۔ (جامع الترمذی: تحت رقم 3563، باحکام علی زئی)

جواب نمبر 3:

غیر مقلدین حضرات امام عبد الرحمٰن بن اسحاق پر جرح تو نقل کرتے ہیں لیکن جن محدثین نے ان کی تعدیل و توثیق کی ہے ان کا ذکر نہیں کرتے، لیجیے ان کی تعدیل و توثیق پیش خدمت ہے:

1: امام احمد بن حنبل: صالح الحدیث۔ (مسائل احمد بروایۃ ابی داؤد ص 31)

یاد رہے کہ "صالح الحدیث" الفاظِ تعدیل میں شمار کیا گیا ہے (قواعد فی علوم الحدیث ص 249)

2: امام عجلی: ذکرہ فی الثقات۔ (معرفۃ الثقات ج 2 ص 72)

3: امام ترمذی: اس کی حدیث کو "حسن" کہا۔ (ترمذی رقم 3563)

4: امام مقدسی: اس کی حدیث کو صحیح قرار دیا۔ (الاحادیث المختارہ ج 3 ص 387، 386)

5: امام بزار: صالح الحدیث (مسند بزار تحت حدیث رقم 696)

6: محدث عثمانی: اس کی حدیث "حسن" درجہ کی ہے۔ (اعلاء السنن ج 2 ص 193)

یاد رہے کہ اصول حدیث کا قاعدہ ہے کہ جس راوی پر جرح بھی ہو اور محدثین نے اس کی تعدیل و توثیق بھی کی ہو تو اس کی حدیث "حسن" درجہ کی ہوتی ہے۔ (قواعد فی علوم الحدیث: ص 75)

تو اصولی طور پر یہ راوی حسن الحدیث درجے کا ہے، ضعیف نہیں۔ لہذا یہ روایت صحیح و حجت ہے اور اعتراض باطل ہے۔

حدیث نمبر 4:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ النُّبُوَّۃِ تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَ تَاخِیْرُ السُّحُوْرِ وَوَضْعُ الْیَدِالْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ۔ (الجوہر النقی علی البیہقی ج 2 ص 32)

شبہ:

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اس روایت کے ایک راوی سعید بن زَربی پر جرح ہے۔ لہذا یہ روایت ضعیف ہے۔

جواب:

اولاً....... سعید بن زَربی پر اگرچہ کلام کیا گیا ہے لیکن شاہد اور مؤیدات کی بناء پر یہ روایت صحیح شمار ہو گی۔

شاہد: عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ- صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِمْ- تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَ تَاخِیْرُ السُّحُوْرِ

وَوَضَعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ۔ (مسند زید بن علی ص204،205،باب الافطار)

ثانیاً...... اس روایت کی معنوی تائید حدیثِ علی رضی اللہ عنہ اور حدیثِ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بھی ہوتی ہے۔

[دیکھیے: مصنف ابن ابی شیبۃ، باب وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث 3966، رقم الحدیث 3959]

ثالثاً...... جامع الترمذی کی ایک روایت کو ناصر الدین البانی صاحب غیر مقلد نے "صحیح" قرار دیا ہے اور اس میں یہی سعید بن زربی موجود ہے۔

(دیکھیے جامع الترمذی باحکام الالبانی: رقم 3544، باب خلق اللہ مائۃ رحمۃ، مکتبہ شاملہ)

خلاصہ یہ کہ یہ روایت مؤیدات اور شاہد کی بناء پر صحیح ہے۔ وللہ الحمد

احادیث موقوفہ:

1: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ قَالَ السُّنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

(سنن ابی داؤد: ج 1 ص 117 باب وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ فی الصلوۃ)

2: عن ابی جحیفۃ عن علی قال ان من السنۃ فی الصلوۃ المکتوبۃ وضع الایدی علی الایدی تحت السرۃ۔

(الاحادیث المختارہ ج2 ص387 رقم الحدیث 772)

3: عن ابی جحیفۃ عن علی قال ان من السنۃ فی الصلوۃ وضع الکف علی الکف تحت السرۃ۔

(الاحادیث المختارہ ج2 ص386،387 رقم الحدیث 771)

4: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْذُ الأَكُفِّ عَلَى الأَكُفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ.

(سنن ابی داود ج1 ص117، التمہید لابن عبد البر: ج8 ص164)

احادیث مقطوعہ:

1: امام ابراہیم نخعی کے متعلق آتا ہے کہ:

انہ کان یضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسری تحت السرۃ۔

(کتاب الآثار بروایت امام محمد ص24 رقم الحدیث 121، مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص427 رقم 7)

2: امام ابو مجلز:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ، أَوْ سَأَلْتُهُ، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: يَضَعُ بَاطِنَ كَفِّ يَمِينِهِ عَلَى ظَاهِرِ كَفِّ شِمَالِهِ، وَيَجْعَلُهَا أَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص427 رقم 10)

ائمہ مجتہدین:

1: امام اعظم فی الفقہاء امام ابو حنیفہ تابعی رحمہ اللہ (کتاب الآثار بروایت امام محمد ص24)

2: امام سفیان ثوری: ثم یضع یدہ الیمنی علی رسغ الید الیسری تحت السرۃ۔ (فقہ سفیان ثوری ص561)

3: امام ابو یوسف القاضی (احکام القرآن للطحاوی ج1 ص185)

4: امام محمد بن حسن الشیبانی فرماتے ہیں:

ینبغی للمصلی اذا قام فی صلواتہ ان یضع باطن کفہ الیمنی علی رسغ الیسری تحت السرۃ۔ (موطا امام محمد ص160)

5: امام اسحاق بن راہویہ (شرح مسلم للامام النووی ج1ص173)

6: امام احمد بن حنبل: وان کانت تحت السرۃ فلا باس بہ۔ (التمہید ج8ص162)

غیر مقلدین کا ایک عمومی شبہ:

احناف ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کو سنت کہتے ہیں لیکن ان کی عورتیں خلاف سنت نماز پڑھتی ہیں کیونکہ وہ سینہ پر ہاتھ باندھتی ہیں۔

جواب:

عورت کے بارے میں فقہاء کا اجماع ہے کہ وہ قیام کے وقت اپنے ہاتھ سینہ پر رکھے گی اور اجماع مستقل دلیل شرعی ہے۔

1: سلطان المحدثین ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَالْمَرْاَۃُ تَضَعُ [يَدَيْهَا] عَلٰى صَدْرِهَا اِتِّفَاقًا لِاَنَّ مَبْنٰى حَالِهَا عَلَى السَّتْرِ۔ (فتح باب العنایۃ: ج1ص243 سنن الصلوۃ)

2: علامہ عبد الحئی لکھنوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَاَمَّا فِیْ حَقِّ النِّسَاءِ فَاتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّ السُّنَّۃَ لَهُنَّ وَضْعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الصَّدْرِ لِاَنَّهَا مَا اَسْتَرُ لَهَا۔ (السعایۃ ج2ص156)

غیر مقلدین کے دلائل کا علمی جائزہ

[۱]: عن ابی الْحَرِيشِ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْجَحْدَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ كَذَا قَالَ إِنَّ عَلِيًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِي هَذِهِ الآيَةِ (فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) قَالَ: وَضْعُ يَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى وَسْطِ يَدِهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ وَضْعُهُمَا عَلَى صَدْرِهِ.
(السنن الکبریٰ للبیہقی ج2ص30)

جواب:

اس روایت کی سند میں ایک راوی ابو الحریش الکلابی ہے جو کہ مجہول ہے اسی وجہ سے زبیر علی زئی نے لکھا ہے:

"ابو الحریش کا ثقہ وصدوق ہونا ثابت نہیں ہماری تحقیق میں یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے۔" (الحدیث شمارہ نمبر7ص33)

[۲]: أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ الْبُخَارِيِّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ النُّكْرِيُّ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) قَالَ: وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّحْرِ۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2ص31)

جواب:

اس روایت کی سند میں کئی راوی ایسے ہیں جو سخت ضعیف و مجروح ہیں:

1: یحیی بن ابی طالب

ان کے متعلق ائمہ کے اقوال درج ذیل ہیں:

1: قال موسی بن ھارون: اشھد انہ یکذب۔ (تاریخ بغداد ج12 ص203 رقم الترجمہ 7513)

2: قال الآجری: خط ابو داود سلیمان بن الاشعث علی حدیث یحیی بن ابی طالب۔

(تاریخ بغداد ج12ص203، لسان المیزان ج6ص263)

2: روح بن المسیب

ان کے متعلق ائمہ کی آراء یہ ہیں:

1: قال ابن حبان: یروی عن الثقات الموضوعات ویقلب الاسانید ویرفع الموضوعات لاتحل الروایة عنه۔
(کتاب الضعفاء والمتروکین ابن جوزی ج1ص289رقم الترجمہ 1251)

2: قال ابن عدی: احادیث غیر محفوظ۔ (الکامل فی الضعفاء ج3ص58رقم الحدیث 664)

3: عمرو بن مالک النکری

اس کے متعلق ائمہ کی یہ آراء ہیں:

1: قال ابن عدی: منکر الحدیث عن الثقات ویسرق الحدیث ضعفه ابو یعلی الموصلی۔
(کتاب الضعفاء والمتروکین ابن جوزی ج2ص231رقم الترجمہ 2575)

2: قال الحافظ ابن حجر: عمرو بن مالك یخطی ویغرب۔ (تہذیب التہذیب ج5ص86، رقم الترجمہ 6014)

3: ذکره الذہبی فی الضعفاء۔ (المغنی فی الضعفاء ج2ص151)

4: قال ابن عدی: ولعمرو غیره ذکرت احادیث منا کیر بعضها سرقها من قوم ثقات۔ (الکامل لابن عدی ج6ص258-259)
لہذا یہ روایت سخت ضعیف ہے جو کہ صحیح روایات کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

[۳]: أخبرنا أبو طاهر نا أبو بكر نا أبو موسى نا مؤمل نا سفيان عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر قال: صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ووضع يده اليمنى على يده اليسرى على صدره۔ (صحیح ابن خزیمہ ج1ص272، رقم الحدیث 479)

جواب نمبر 1:

اس کی سند میں ایک راوی "مؤمل بن اسماعیل" ہے جن پر بہت سارے ائمہ جرح وتعدیل نے کلام کیا ہے۔ ائمہ کی آراء ملاحظہ ہوں:

1: امام بخاری: منکر الحدیث۔
(المغنی فی الضعفاء للذہبی: ج2ص446، میزان الاعتدال للذہبی: ج4ص417، تہذیب التہذیب لابن حجر: ج6ص489)

2: امام ابوزرعہ الرازی: فی حدیثه خطاء کثیر۔ (میزان الاعتدال: ج4ص228)

3: امام ابن حبان: ربما اخطأ۔ (تہذیب التہذیب: ج6ص489)

4: امام ابن سعد: کثیر الغلط۔ (الطبقات الکبریٰ: ج5ص501)

5: امام عبد الباقی بن قانع البغدادی: یخطی۔ (تہذیب التہذیب: ج6 ص 490)

6: امام ذہبی: ذکره فی الضعفاء۔ (المغنی فی الضعفاء ج2ص446)

7: امام ابوحاتم الرازی: صدوق کثیر الخطاء۔ (الجرح والتعدیل: ج8ص374)

8: امام زکریا بن یحییٰ الساجی: کثیر الخطاء له اوهام یطول ذکرها۔ (تہذیب التہذیب: ج6 ص 490)

9: امام محمد بن نصر المروزی: فإن هذا حديث لم يروه عن حماد بن زيد غير المؤمل وإذا انفرد بحديث وجب أن توقف ويتثبت فيه لأنه كان سيئ الحفظ كثير الغلط۔ (تعظیم قدر الصلاۃ للمروزی: ص574)

10: یعقوب بن سفیان الفارسی: أن حديثه لا يشبه حديث أصحابه، حتى ربما قال: كان لا يسعه أن يحدث وقد يجب على أهل العلم أن يقفوا عن حديثه، ويتخففوا من الرواية عنه، فإنه منكر يروي المناكير عن ثقات شيوخنا، وهذا أشد۔
(کتاب المعرفۃ والتاریخ: ج3ص492)

11: امام دار قطنی: کثیر الخطاء۔ (سوالات الحاکم للدار قطنی: 492)

12: امام احمد بن حنبل: مؤمل كان يخطئ (سوالات المروزی: 53)

13: حافظ ابن حجر العسقلانی: صدوق سيئ الحفظ. (تقریب التہذیب: 7029)

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: مؤمل بن إسماعيل في حديثه عن الثوري ضعف. (فتح الباری: ج9 ص297) كثير الخطأ. (ج13 ص42)

اور یہ روایت بھی مؤمل عن الثوری کے طریق سے مروی ہے۔

14: علامہ ابن الترکمانی: دفن كتبه فكان يحدث من حفظه فكثر خطاءه. (الجوہر النقی: ج2 ص30)

15: علامہ نور الدین الہیثمی: آپ نے مجمع الزوائد میں مختلف مقام پر مؤمل پر کلام کیا ہے، چند یہ ہیں:

ضعفه البخاري. (تحت ح6532)

ضعفه البخاري وغيره. (تحت ح7385)

ضعفه الجمهور. (تحت ح8068)

ضعفه جماعة. (تحت ح8563)

ضعفه البخاري وغيره. (تحت ح8917)

علامہ الہیثمی کے اس مجموعی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک مؤمل بن اسماعیل "ضعیف عند الجمہور" ہے۔

حتی کہ خود غیر مقلدین نے بھی اس پر کلام کیا یا دیگر حضرات کا کلام نقل کیا۔ چنانچہ ناصر الدین البانی صاحب نے اس پر جرح کی اور کہا:

ضعيف لسوء حفظه و كثرة خطإه. (سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ: ج2 ص293)

اور اس سند کے بارے میں کہا: اسناده ضعيف لان مؤملا وهو ابن اسماعيل سيئي الحفظ. (حاشیہ ابن خزیمہ ج1 ص272)

نیز محمد عبد الرحمٰن مبارکپوری غیر مقلد نے امام بخاری اور حافظ ابن حجر کا کلام نقل کر کے اس کا مؤمل کا ضعیف ہونا ثابت کیا۔

(دیکھیے تحفۃ الاحوذی: ج6 ص67)

جواب نمبر2:

اس روایت کے راوی امام سفیان ثوری ہیں جو خود ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے قائل ہیں۔ (فقہ سفیان الثوری ص 561)

اور جب راوی کا اپنا عمل اپنی روایت کے خلاف ہو تو وہ روایت قابل عمل نہیں ہوتی کیونکہ اصول حدیث کا قاعدہ ہے:

عمل الراوي بخلاف روايته بعد الرواية مما هو خلاف بيقين يسقط العمل به عندنا. (المنار مع شرحہ ص190)

لہذا یہ روایت ساقط العمل ہے۔

[۴]: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَرَأَيْتُهُ قَالَ يَضَعُ هَذِهِ عَلَى صَدْرِهِ. (مسند احمد ج16 ص102 رقم 21864)

جواب نمبر1:

اولا........ اس میں ایک راوی سماک بن حرب ہے جس پر بہت سارے ائمہ نے کلام کیا ہے۔

1: امام شعبہ بن الحجاج: كان شعبة يضعفه. (تاریخ بغداد: ج9 ص215)

2: امام احمد بن حنبل: سماك مضطرب الحديث. (الجرح والتعدیل: ج4 ص279)

3: امام صالح جزرہ: يضعف. (میزان الاعتدال ج2 ص216)

4: محمد بن عبد اللہ بن عمار الموصلی: یقولون انه کان یغلط و یختلفون فی حدیثه۔ (تاریخ بغداد: ج9 ص216)

5: امام عبد اللہ بن المبارک: سماك ضعیف فی الحدیث۔ (تہذیب الکمال: ج8 ص131، تہذیب ج3 ص67)

6: امام عبد الرحمٰن بن یوسف بن خراش: فی حدیثه لین۔ (تاریخ بغداد: ج9 ص216)

7: امام ابن حبان: یخطئ کثیراً۔ (تہذیب ج3 ص67-68، کتاب الثقات: ج4 ص339)

8: امام سفیان الثوری: کان الثوری یضعفه بعض الضعف۔ (تاریخ الثقات: رقم621، تاریخ بغداد: ج9 ص216)

9: امام بزار: و کان قد تغیر قبل موته۔ (تہذیب ج3 ص68)

10: امام عقیلی: ذکره فی الضعفاء۔ (الضعفاء الکبیر للبیہقی ج2 ص178)

11: امام ذہبی: ذکره فی الضعفاء۔ (المغنی للذہبی ج1 ص448)

12: امام ابن الجوزی: ذکره فی الضعفاء۔ (الضعفاء والمتروکین لابن جوزی ج2 ص26)

13: امام نسائی: وَسِمَاكٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَكَانَ يَقْبَلُ التَّلْقِينَ۔ (سنن النسائی: تحت ح5693 باب ذکر الأخبار التي اعتل بها من أباح شراب السکر)

ایک مقام پر فرمایا: اذا انفرد بأصل لم یکن بحجة لانه کان یلقن فیتلقن۔

(میزان الاعتدال ج2 ص216، تحفۃ الاشراف للمزی: ج5 ص137، 138)

14: امام ابو القاسم الکعبی م319ھ نے سماک کو "باب فیه ذکر من رموه بانه من اهل البدع واصحاب الاهواء" کے تحت ذکر کیا ہے۔

(دیکھئے قبول الاخبار و معرفۃ الرجال ج2 ص381-390)

ان تصریحات سے ثابت ہوا کہ سماك بن هرب جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

ثانیاً........ علی زئی غیر مقلد نے ایک مقام پر لکھا:

"جو راوی کثیر الخطاء، کثیر الاوھام، کثیر الغلط اور سیئ الحفظ ہو اس کی منفرد حدیث ضعیف ہوتی ہے۔" (نور العینین: ص63)

اور سماک بن حرب بھی ضعیف، مضطرب الحدیث، خطاکار، لیس بالقوی (کما تقدم) ہونے کے ساتھ ساتھ بقول امام نسائی جب کسی روایت میں منفرد ہو تو حجت نہیں۔ (میزان الاعتدال ج2 ص216، تحفۃ الاشراف للمزی: ج5 ص137، 138)

اور اس روایت میں یہ منفرد ہے۔ لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے اور تحت السرہ والی صحیح روایات کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

جواب نمبر2:

حدیث هلب طائی درج ذیل کتب میں کئی طرق سے موجود ہے:

1: مصنف ابن ابی شیبہ (ج1 ص426 باب وضع الیمین علی الشمال)

2: مسند احمد بن حنبل (ج5 ص268 رقم الحدیث 22027، 22028، 22030، 22033، 22034، 22035)

3: مسند احمد بن منیع (بحوالہ اتحاف الخیرۃ المہرۃ: ج2 ص402 رقم الحدیث 1803)

4: سنن الترمذی (ج1 ص59 باب ماجاء فی وضع الیمین علی الشمال فی الصلاۃ)

5: مختصر الاحکام للطوسی (ص107 باب ماجاء فی وضع الیمین علی الشمال فی الصلاۃ)

6: سنن ابن ماجہ (ج1 ص58 باب وضع الیمین علی الشمال فی الصلاۃ)

7: سنن الدار قطنی (ج1 ص288 باب فی اخذ الشمال بالیمین فی الصلاۃ)

8: السنن الکبریٰ للبیہقی (ج2 ص29 باب وضع الید الیمنی علی الیسری فی الصلاۃ)

9: التمہید لابن عبد البر (ج8ص160)

10: الاستذکار لابن عبد البر (ج2ص290)

11: شرح السنۃ للبغوی (ج2ص193 رقم الحدیث 571)

12: التحقیق لابن الجوزی (ج1ص338 رقم الحدیث 435)

لیکن ان میں کسی بھی طریق میں "علی صدرہ" کے الفاظ نہیں ہیں۔ ثابت ہوا کہ مسند احمد کی مذکورہ روایت میں یہ الفاظ سماک بن حرب (ضعیف) کی وجہ سے زائد ہوئے ہیں جو کہ صحیح روایات کے مقابلے میں حجت نہیں۔

[۵]: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ - يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ - عَنْ ثَوْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ.

(سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 759 دار الکتاب العربی - بیروت)

جواب نمبر1:

اس کی سند میں ایک راوی "سلیمان بن موسیٰ" ہے۔ اس پر بہت سے ائمہ نے زبردست جرح کی ہے۔

1: امام بخاری: عندہ مناکیر۔ (الضعفاء الصغیر للبخاری ص55،56)

2: امام نسائی: لیس بالقوی فی الحدیث (الضعفاء والمتروکین للنسائی ص186)

3: امام عقیلی: ذکرہ فی الضعفاء۔ (الضعفاء الکبیر للعقیلی ج2ص140)

4: امام ابو حاتم الرازی: فی حدیثہ بعض الاضطراب۔ (الجرح والتعدیل: ج4ص142)

5: امام ذہبی: ذکرہ فی الضعفاء۔ (المغنی فی الضعفاء ج1ص445)

6: حافظ ابن حجر: فی حدیثہ بعض لین وخولط قبل موتہ بقلیل (تقریب: ص255)

7: امام علی بن المدینی: سلیمان بن موسی مطعون علیہ (الضعفاء الکبیر للعقیلی ج2ص140)

لہذا یہ روایت ضعیف ہے۔

جواب نمبر2:

(الزامی) یہ روایت مرسل ہے اور مرسل غیر مقلدین کے ہاں ضعیف ہوتی ہے۔ لہذا اس کو پیش کرنا خود غیر مقلدین کے اصول پر بھی درست نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زبیر علی زئی غیر مقلد نے اس روایت کے متعلق لکھا ہے:

"ہمارے نزدیک یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔" (نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام: ص24 از علی زئی)